بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور، پاکستان

الفضل

یوم :- سہ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے

ششماہی - ۱۱ روپے

سہ ماہی - ۶ روپے

ماہوار - ۲½ روپے

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۲ | ۱۳ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۲ جمادی الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۱

درخواستِ دعا

مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گوجرانوالہ میں سخت بیمار ہیں۔ چارپائی سے ہلنا جلنا بھی مشکل ہے۔ احباب کرام مکرم نیر صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آپ کا پتہ حسب ذیل ہے :-

برکات منزل - برکت روڈ - نزد سول ہسپتال - گوجرانوالہ

"پاکستان صرف اسلامی ممالک میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ایک اہم طاقت بننے والا ہے" (قائدِ اعظم)

پشاور میں قائدِ اعظم کی مصروفیات

پشاور ۱۲ اپریل - آج قائدِ اعظم محمد علی جناح نے اسلامیہ کالج کے طلباء کو خطاب کرنے کے علاوہ ایک دعوت میں شرکت کی جو مہتر چترال نے آپ کے اعزاز میں دی تھی۔ اسکے علاوہ خان عبدالقیوم خاں وزیر اعظم اور خان محمد عباس خاں وزیر تعلیم سے ملاقات کی۔ سرحد مسلم لیگ کا ایک وفد بھی آپ سے ملا۔ امید ہے کہ کل آپ رسالپور اور نوشہرہ تشریف لے جائیں گے۔

پشاور میں قائدِ اعظم کا طلباء سے خطاب

پشاور ۱۲ اپریل - آج تیسرے پہر اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء نے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں علاوہ اور امور کے انہوں نے قائد اعظم سے درخواست کی کہ صوبہ سرحد کے لئے خیبر یونیورسٹی قائم کی جائے۔

قائد اعظم نے جواب دیتے ہوئے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر وسعتِ نظر پیدا کریں اور یہ محسوس کریں کہ پاکستان صرف اسلامی ممالک میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں ایک اہم طاقت بننے والا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ طلباء کو اپنے اندر نظم، ضبط اور اطاعت کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔ انہیں کھوکھلے نعروں سے متاثر ہونے کے بجائے پاکستان کے بہادر اور وفادار سپاہی بننا چاہیئے۔ آپ نے صوبائی تعصب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ صوبائی محبت اور ملک کی محبت میں جو فرق ہے اسے سامنے رکھو۔ اپنی نظر کو وسیع کرو۔ اور سرکاری ملازمتوں کی بجائے سائنس، تجارت، بنکنگ، انشورنس اور ٹکنیکل کاموں کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ حصولِ پاکستان سے قبل ہماری جدوجہد اور طرح کی تھی اب ہماری کوششوں کا رُخ بدل جانا چاہیئے۔ اور طلباء کو تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

آپ نے خیبر یونیورسٹی کے قیام کی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میری خواہش ہے کہ پشاور علم و ادب کا ایسا مرکز بن جائے کہ اس کی شعاعیں ایشیا بھر کو منور کریں۔ مجھے امید ہے کہ جلد سرحد کے لئے یونیورسٹی قائم ہو جائے گی۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ اپنی قومی حکومت پر بھروسہ رکھو کہ وہ آپکی ضروریات سے پوری طرح واقف ہے۔ اگر آپ نے صرف اپنے آپ پر ہی نہیں بلکہ خدا پر بھروسہ رکھا تو آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔

نئے صدر کی تجاویز بھی منظور نہ ہوں گی

لیک سکیس ۱۲ اپریل سٹیٹسمین لکھنؤ کے حوالہ سے رقمطراز ہے کہ سلامتی کونسل کے صدر نے ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید کے ذریعہ سمجھوتہ کرانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اس ہفتے کے آخر تک وہ اپنی تجاویز کونسل کے سامنے پیش کر دینگے جنکے متعلق یہی خیال کیا جا رہا ہے کہ طرفین انہیں منظور نہیں کرینگے۔ اگر ایسا ہوا تو دونوں نمائندے واپس آجائینگے اور ایک فیصلہ کن جنگ سے ہی کشمیر کا معاملہ طے ہوگا۔

ساٹھ ہزار ٹن کھانڈ پاکستان آرہی ہے

کراچی ۱۲ اپریل - ہندوستان اور پاکستان کے درمیان خوراک کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا اسکے مطابق امید ہے کہ جلد ہی انڈین یونین سے ساٹھ ہزار ٹن چینی پہنچ جائیگی۔ پندرہ ہزار ٹن جو اسی ہفتے کراچی پہنچ جائیگی گیارہ ہزار چار سو من مکئی کراچی پہنچ چکی ہے۔ جس میں سے چھ سو ٹن مکئی صوبہ سرحد بھیجدی گئی ہے۔

پاکستان کے ملازمین سے وزیر اعظم کی اپیل

کراچی ۱۲ اپریل مسٹر لیاقت علیخاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے حکومت پاکستان کے ملازمین سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی مالی اور اقتصادی مشکلات کو محسوس کریں اور دشمنوں کے ہاتھ میں کھیل کر حکومت کیلئے مزید مشکلات پیدا نہ کریں آپنے کہا تنخواہ کمیشن سے یہ کہدیا گیا ہے کہ وہ تھوڑی تنخواہ والوں کو عارضی مدد دینے کے لئے سفارش کرے آپنے ملازمین میں بے اطمینانی پیدا کرنیوالوں کو خبردار کیا کہ ان کے خلاف سخت کاروائی کیجائیگی

فاران، میکران اور لاس بیلا کے متعلق فیصلہ کن گفتگو

خان آف قلات کا عزم کراچی

کراچی ۱۲ اپریل

ہمارے نامہ نگار خصوصی کو مرکزی سیاسیات سے متعلق موثق حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ خان آف قلات اپریل کے آخری ہفتے میں کراچی تشریف لا رہے ہیں۔ اُسوقت تک گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح بھی سرحد سے واپس کراچی تشریف لے آئیں گے معلوم ہوا ہے کہ خان قلات اس دفعہ بلوچستان کی اُن تین ریاستوں فاران، مکران اور لاس بیلا کے متعلق گفتگو کے لئے آرہے ہیں جنھوں نے براہِ راست پاکستان میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ اعلان سے پہلے قلات کے حیطۂ اقتدار میں تھیں۔ خان قلات پاکستان میں شمولیت کے باوجود ان ریاستوں پر بدستور اپنا اقتدار رکھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ اس دفعہ قائد اعظم سے مل کر اس بارے میں کوئی فیصلہ کن گفتگو کریں گے۔

کراچی ۱۲ اپریل لنکا کی حکومت کا ایک وفد ہوائی سمجھوتہ کرنے کے لئے کراچی پہنچا ہے۔ اس وفد کے راہنما لنکا کے وزیر مواصلات ہیں۔

خواتینِ مغربی پنجاب سے بیگم شاہنواز کی اپیل

لاہور ۱۲ اپریل۔ محترمہ بیگم شاہنواز نے مغربی پنجاب میں بچت کی پندرہ روزہ مہم کے سلسلے میں لاہور ریڈیو سٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ملک کی اہم ضروریات اس بات کی مقتضی ہیں کہ ہم عورتیں ملک کی اقتصادی بہبودی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور تعمیرِ قوم کے لئے ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے جو روپیہ ہمارے ہاتھ میں آتا ہے اُسے بچائیں۔ اور اپنے مردوں کی محنت کی کمائی کو اس طرح خرچ کریں کہ ہمارے تمام ضروری اخراجات پر صرف اتنا روپیہ اُٹھے جس کے بغیر گذارہ ممکن نہ ہو۔ اور باقی سب روپیہ بچا کر سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

جمع صلوٰتین کے متعلق ایک ضروری مسئلہ

کیا امام کی اتباع زیادہ ضروری ہے یا کہ نمازوں کی ترتیب

(از ابو المنیر مولوی نورالحق صاحب واقف زندگی)

اخبار الفضل ۲۳ جنوری ۴۸ء میں سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب زادہ اللہ مجداً و رفعتہً کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "جمع صلوٰتین کے متعلق ایک ضروری مسئلہ" اس مضمون کے آخر میں حضرت میاں صاحب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ علماء سلسلہ بھی ان کے تحریر کردہ مضمون کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ہمارے علماء کرام میں سے ابھی تک صرف حضرت مولٰنا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولٰنا سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے اس مضمون کے متعلق کچھ تحریر فرمایا ہے۔ باقی علماء تاحال خاموش ہیں۔ اور اب تو ان کے ذمہ قرضہ اور بھی بڑھ چکا ہے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب نے ایک اور مسئلہ بھی (ابلیس کے متعلق) علماء کے سامنے پیش فرما دیا ہے۔ میں ان چند سطور کے ذریعہ علماء حضرات سے ادب کے ساتھ درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنے اس قرضہ کو جلد چکانے کی فکر کریں۔ خصوصیت کے ساتھ میں مولٰنا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابو العطاء صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب۔ مکرم مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مفید معلومات سے ہمیں مستفید فرمائیں علاوہ ازیں میں جماعت کے نوجوان علماء مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب اور مکرمی مولوی بشیر الدین صاحب سے بھی یہ چاہتا ہوں۔ کہ وہ آگے آئیں۔ اور جماعت کے احباب کی پیاس کو بجھانے کے لئے لبالب جام بھر کر لائیں۔

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب زاد اللہ مجدہٗ نے جو مسئلہ علماء کرام کے سامنے برائے اظہار خیالات پیش فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے۔

"سفر یا بارش وغیرہ کے موقعہ پر جب کہ عموماً نمازوں کے جمع کرنے کی ضرورت پیش ہو جاتی ہے بعض لوگوں کو ایک خاص قسم کی مشکل کا سامنا ہوتا ہے جس کے متعلق مفتیوں کے فتوٰی میں اختلاف ہے۔ یہ صورت اس وقت پیش آتی ہے کہ جب مثلاً امام ظہر اور عصر کی نماز جمع کرتے ہوئے عصر کی نماز پڑھا رہا ہوتا ہے۔ یا مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرتے ہوئے عشاء کی نماز پڑھا رہا ہوتا ہے۔ اور ایک ایسا شخص آکر نماز میں شامل ہوتا ہے جس نے ابھی تک ظہر یا مغرب کی نماز نہیں پڑھی ہوتی۔ اس وقت یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ایسا شخص اپنی چھوڑی ہوئی نماز پہلے پڑھے اور پھر امام کے ساتھ نماز باجماعت میں شامل ہو یا کہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور اپنی چھوڑی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔"

یہ وہ مسئلہ ہے جو حضرت میاں صاحب نے اظہار خیالات کے لئے پیش فرمایا ہے۔ آپ نے اس مسئلہ کے متعلق اپنی رائے بھی لکھ دی ہے۔ اور اس کے چار دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ آپ کی رائے یہ ہے۔ کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں اگر کوئی شخص اس وقت مسجد میں پہنچے۔ جب امام عصر کی یا عشاء کی نماز پڑھ رہا ہو۔ تو اسے فوراً امام کے ساتھ ان نمازوں میں شامل ہو جانا چاہئیے۔ اور اس کے بعد قضاء شدہ نمازوں کو پڑھنا چاہئیے۔

آپ کی اس رائے کی تائید حضرت مولٰنا راجیکی اور مولٰنا سیف الرحمٰن صاحب نے فرمائی ہے۔ میری ناقص رائے بھی یہی ہے کہ حضرت میاں صاحب کا خیال درست اور صحیح ہے۔ اور یہی وہ فیصلہ ہے جس پر قلب اطمینان پا سکتا ہے۔ میرے اس خیال پر قائم ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ جمع صلوٰتین کی صورت میں امام کی اتباع کرنا اور نمازوں کی ترتیب کا خیال نہ رکھنا ہی ایک ایسا اصل ہے۔ جس کی تائید قرآن مجید اور حدیث شریف سے ہوتی ہے۔ اس کے مقابل پر اگر پیش آمدہ حالات میں بھی جبکہ ہمارے سامنے دو ایسی راہیں ہوں جن میں سے ایک کو اختیار کرکے ہم قرآن مجید کے اس حکم کو قائم رکھ سکیں۔ تو ہم یقیناً اس راہ کو اختیار کرلیں گے۔ لیکن اگر کوئی ایسی راہ ہو۔ جس پر چل کر قرآنی ارشاد کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ تو ہم اسے بخوشی خیر باد کہہ دیں گے۔

اب میں احباب کے سامنے یہ امر رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں نمازوں کی ترتیب کو مدنظر رکھا جائے تو اس صورت میں ہمیں مذکورہ قرآنی اصل کے خلاف چلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ جب کبھی ایسا موقع پیش آیا ہے کہ نمازیں جمع ہو رہی ہوں اور ایک نماز ہو چکی ہو۔ اور دوسری ہو رہی ہو۔ تو اس وقت اگر یہ کوشش کی جائے۔ کہ قضاء شدہ نمازوں کی ترتیب کو مقدم کیا جائے۔ تو ہمارے لئے بعض ایسی مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ جو اسلامی احکام کے منشاء کے بالکل خلاف بیٹھتی ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قرا مجید میں صرف یہ حکم نہیں دیا گیا۔ کہ اے مسلمانو! تم نماز پڑھا کرو۔ بلکہ جہاں کہیں بھی حکم ہے وہاں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم ہے۔ یعنی یہ کہ تم باجماعت نماز ادا کیا کرو۔ اسی طرح سے مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یعنی مومن وہ ہوتے ہیں۔ جو نماز کو باجماعت ادا کرتے ہیں۔ گویا قرآن مجید کے حکم کے مطابق مسلمانوں پر صرف نماز فرض نہیں بلکہ نماز باجماعت فرض ہے۔ پس اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے

نماز کو ادا کرکے پھر امام کے ساتھ شامل ہونا ہے تو اس صورت میں دونوں نمازیں بغیر جماعت کے ہی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ گویا ایک نماز جس میں انسان شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔ وہ تو رہی۔ جس میں وہ اب شامل ہو سکتا ہے۔ اس کے موقعہ کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔ کیونکہ ظہر اور عصر ہر دو نمازوں کی فرض رکعات چار ہیں۔ اب ایک شخص اس وقت مسجد میں پہنچتا ہے۔ جب ظہر کی نماز ختم ہو چکی۔ اور امام نے عصر کی نماز شروع کر دی۔ اب اگر تو صحیح طور پر نماز پڑھی جائے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ امام سے پہلے پہلے نماز ختم کر لی جائے کیونکہ دونوں نمازوں کی رکعات برابر ہیں۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ایک شخص اس وقت مسجد میں آئے۔ جبکہ امام عصر کی دوسری۔ تیسری یا چوتھی رکعت پڑھ رہا ہو۔ پس ان صورتوں میں کبھی یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ ظہر کی نماز پڑھ کر پھر عصر کی نماز میں شامل ہو جائے۔ بلکہ جب بھی یہ کوشش کی جائے گی۔ کہ ظہر کی نماز ادا کرکے پھر عصر کی نماز میں شامل ہوں۔ اس وقت عصر کی نماز بھی ہو چکی ہوگی۔ گویا ظہر کی نماز بغیر جماعت کے ادا کی گئی۔ اور عصر کی بھی بغیر جماعت کے ادا کرنی پڑی۔ یہی حال مغرب اور عشاء کی نمازوں کا ہے۔ پس جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں نمازوں کی ترتیب کے پیچھے پڑنا ہمیں مجبور کرے گا۔ کہ ہم قرآن مجید کے صریح حکم کی خلاف ورزی کریں۔

الغرض ہم ان حالات میں ایسی راہ کو اختیار کریں گے۔ جو ہمیں قرآن مجید کی منشاء کے مطابق چلائے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ ہم اس نماز میں شامل ہو جائیں۔ جو امام پڑھا رہا ہے۔ کیونکہ قرآنی حکم کے مطابق درجہ اول میں فرضی نماز ہوگی۔ اور درجہ دوم میں فرض وہ نماز ہوگی۔ جو ہو چکی۔ اور وہ ہم بعد میں ادا کرلیں گے۔ خصوصاً جبکہ احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہو۔ کہ بعض مجبوریوں کی بناء پر نمازوں کی ترتیب کو بدلا جا سکتا ہے۔ تو ہم اتنی بڑی معذوری کے پیش نظر اگر نمازوں کی ترتیب کو عارضی طور پر ترک کر دیں تو یہ عین منشاء قرآنی کے مطابق ہوگا۔

اس کے مقابل پر بالفرض اگر ہم اس پر مصر رہیں کہ نمازوں کی ترتیب بہر حال ضروری ہے۔ تو یہ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اسلامی احکام کے منشاء کو سمجھنے والا اور حساس دل رکھنے والا یہ دیکھ کر پانی پانی ہو رہا ہوگا۔ کہ ایک طرف تو سب مومن اکٹھے نماز ادا کر رہے ہوں۔ اور دوسری طرف وہ اکیلا دونوں نمازوں کو ادا کر رہا ہے۔ اور خلاف امام حرکات کر رہا ہے۔ پس ایسا شخص ان حالات میں یہ فیصلہ کریگا کہ جب اس نے بغیر جماعت کے ہی دونوں نمازیں

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

اَھْلًا وَّ سَہْلًا وَّ مَرْحَبًا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی اسیران جالندھر جیل ضمانت پر رہا ہو گئے

لاہور ۱۱ اپریل۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سنٹرل جیل لاہور سے تمام احمدی اسیران جالندھر جیل ضمانت پر رہا ہو کر تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔ بارہ بجے کے قریب مندرجہ ذیل اصحاب رہا ہو کر باہر تشریف لائے

(۱) مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (۲) مکرم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ آئی ایل پی (۳) مکرم راجہ احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (۴) مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب آف بھامڑی (۵) مکرم چوہدری علی اکبر خان صاحب رئیس ماڑی بچیاں (۶) مکرم چوہدری غلام رسول صاحب جامعہ (۷) مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کوٹلہ صوبا سنگھ۔ (۸) مکرم ڈاکٹر سلطان علی صاحب آف ماڑی بچیاں

یہ تمام اصحاب باہر تشریف لا کر اپنے ان نو مبائع بھائیوں کو رہا کرانے کے لئے وہیں ٹھہرے رہے جو جیل میں احمدی ہوئے تھے۔ شام کے قریب یہ نومبائع بھائی بھی ضمانت پر رہا ہو گئے چنانچہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان یہ تمام اصحاب رتن باغ میں تشریف لائے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تمام اصحاب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج بعد نماز مغرب جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تمام اصحاب کے اعزاز میں دعوت طعام دی

ہم اپنے ان واجب الاحترام بھائیوں کی بخیر و عافیت تشریف آوری پر بصمیم قلب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور پھر ان کی خدمت میں جماعت کی طرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے محض اسلام اور سلسلہ کی خاطر بہ انشراح صدر قید و بند کے شدید مصائب برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ ان پر اور ان کے خاندانوں پر غیر معمولی فضل نازل فرمائے۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ اپریل ۱۹۴۸ء

ہندو کوڈ

ہند پارلیمان میں ہندو کوڈ پیش ہو کر غور وخوض کے لئے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ مسٹر امبیدکار وزیر قانون نے کمیٹی کے سپرد کرنے کی سفارش کرتے وقت وہ موٹی موٹی نئی تبدیلیاں بتائی ہیں۔ جو ہندو قانون میں کی گئی ہیں۔ پہلی تبدیلی پیدائشی حقوق کی منسوخی کے متعلق ہے۔ اس کے ساتھ ہی حق وراثت بطور خاندان مشترکہ کو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ ہندو قانون کے مطابق جو نرینہ بچہ کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ پیدا ہوتے ہی خاندانی جائداد میں خواہ وہ جدی ہو۔ یا افراد خاندان پیدا کر رہے ہوں۔ اپنے پیدائشی حق سے حصہ دار بن جاتا ہے۔ تاوقتیکہ تقسیم نہ ہو۔ تقسیم کے بعد دو بھائیوں میں سے اگر ایک لاولد مر جائے۔ تو جائداد اس کی بیوی کو تاحین حیات ہی ملتی ہے۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے بھائی کو دی جاتی ہے۔ مرنے والے کی اگر لڑکی ہو تو شادی کے خرچ اور شادی سے پہلے گزارا کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔ اس تبدیلی کے بعد اب بیوی اور لڑکیاں اپنے طور پر وارث بن جائینگی۔ اور جو جائداد ان کو اس طرح ملیگی۔ وہ اس کی کامل مالک ہونگی۔ یہ تبدیلی عورتوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ویسے بھی انفرادی ملکیت کے اصول کے لحاظ سے تمدنی ترقی کے لئے یہ ایک اہم قدم ہے۔ اور فطرت کے زیادہ قریب ہے دوسری اہم تبدیلی یہ ہے کہ دختر کو پسر سے وراثت میں نصف حصہ دیا جائے۔ تیسری تبدیلی کے مطابق عورتوں کو جائداد کا کامل مالک بنا دیا گیا ہے چوتھے تزویج اور تبنیت کے معاملہ میں ذات پات کا امتیاز اڑا دیا گیا ہے۔ پانچویں تبدیلی یہ ہے۔ کہ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت نہ ہو۔ چھٹی یہ ہے کہ طلاق کی اجازت ہو۔

یہ تمام تبدیلیاں عورتوں کے حقوق کے مدنظر کی گئی ہیں۔ اور یہ ہندو قانون سے صریح انحراف ہے۔ چنانچہ مسٹر رام سہائے نے باوجود بل کی تائید کرنے کے کہا کہ اس بل کے رو سے جو عورتوں کے حقوق بڑھائے گئے ہیں۔ وہ شاستروں کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں۔ قانون میں اس طرح تبدیلی ہونی چاہیئے کہ ہندو مذہب کے بنیادی اصول قائم رہیں۔ ممبروں میں سے سوا آپ کے اور کسی نے اس بل پر مخالفانہ تنقید نہیں کی۔ البتہ مسز مہتہ نے چند ایک ترمیمات کرنے کی سفارش کی جن میں سے سب سے اہم یہ ہے کہ آپ کے خیال میں دختر کو پسر کے برابر حصہ ملنا چاہیئے۔ بل سلیکٹ کمیٹی کے حوالے مزید غور وخوض کے لئے کر دیا گیا ہے۔

اس بل پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا ایک آدھ ضمنی باتوں کے یہ تبدیلیاں اسلامی قانون کا نمونہ سامنے رکھ کر وضع کی گئی ہیں۔ چنانچہ بیگم اعزاز رسول نے کہا کہ "امید ہے یہ بل جلد قانون کی صورت اختیار کر لے گا۔ اور ہندو عورتوں کو بھی اپنی مسلمان بہنوں کے برابر حقوق مل جائیں گے"۔

اسلامی قانون وراثت کی یہ ایک نمایاں فتح ہے۔ جو ہند پارلیمان کے میدان میں اس کو حاصل ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح دنیا اس فطری اور الٰہی قانون کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔ افسوس ہے کہ فرزندان اسلام نے ملکی اور قومی رواجوں میں کھو کر بہت سے ایسے طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ جو ان کو اسلام سے بہت دُور لے گئے ہیں۔ بعض باتوں میں اتنا مبالغہ داخل ہو گیا ہے کہ شریعت اسلامی کی غرض ہی فوت ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر طلاق ہی کو لے لیجئے۔ اسلام نے اس مسئلہ کو جس طرح حل کیا ہے شاذ و باید لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ رواجی طلاق ان تمام حدود و قیود سے آزاد ہو چکی ہے۔ جو اسلام نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں۔ پھر عورتوں کی وراثت کے معاملہ میں ہم نے خود غرضی سے اتنی مدت رواج کے دیوتا کی پوجا کی ہے کہ اب شریعت کی طرف آتے ہوئے ہم کانپ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم نے عورتوں کے ساتھ اسلامی شریعت کے مطابق انصاف نہیں برتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری بعض عورتیں مردوں سے بدظن ہو کر اپنے حقوق مانگنے کے لئے انتہائی قسم کی دھمکیاں دینے پر اتر آئی ہیں۔ اور برقعوں اور چادروں تک جلا دینے پر آمادہ ہو گئی ہیں۔

ہمیں جلد از جلد اسلام کی طرف مراجعت کرنی چاہیئے۔ اور کسی قانون کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جس کے حصے بخرے کئے جا سکیں۔ اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کو اوپر سے ٹھونسا جا سکتا ہے۔ یہ تحریک ہمارے اندر سے اٹھنی چاہیئے۔ مردوں کو ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسلامی شعار اختیار کریں۔ اور اپنی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھالیں۔ کسی ملک یا حکومت اسی قسم کی بنتی ہے۔ جس قسم کے افراد ہوتے ہیں۔ جن سے وہ ملک آباد ہوتا ہے۔ اور مفید ترین حکومت وہی ہوتی ہے۔ جو ملک کے افراد کے رجحانات کی آئینہ دار ہو۔ اسلام واقعی ایک انقلابی تحریک ہے۔ مگر وہ دنیاوی انقلابی تحریکوں کی طرح کشت وخون کا حامی نہیں ہے۔ وہ جبر کسی صورت میں بھی جائز نہیں سمجھتا۔ وہ انسان کے دلوں پر فتح پاتا ہے نہ کہ ان کے جسموں پر وہ ہر اس طریقے کو ناجائز سمجھتا ہے۔ جو دنیا میں فتنہ وفساد کا آغاز کرنے والا ہو۔ وہ اگر تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ تو فتنہ وفساد کو فرو کرنے کے لئے نہ کہ اپنے اعتقادات دوسروں کے خلاف مرضی منوانے کے لئے۔ دنیا میں سب سے پہلے آزادئ ضمیر کا علم اسلام نے ہی بلند کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کو بلند کریں۔ اور کسی طرح اس کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ یہی اسلام کی وہ عظیم الشان فتح ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو ہمارے سپرد کیا ہے۔

ہم نے دیکھ لیا ہے کہ دنیا کی قومیں کس طرح اس چشمہ آب حیات کے نزدیک آ رہی ہیں۔ ہمیں ان کے راستہ میں اپنے اعمال سے روک نہیں بننا چاہیئے۔ جب ہم اسلام کے سادہ اور پاک طریقوں کو چھوڑ کر فاشی قسم کے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ تو ہم صرف اپنے آپ کو ہی نقصان نہیں پہنچاتے۔ بلکہ اس کو اسلام سے منحرف کر کے تمام دنیا کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ وہ تو سوچ سمجھ کر اسلام کے قریب سے قریب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر ہم اپنی بداعمالیوں سے ان کو مایوس کر کے واپس لوٹا دیتے ہیں۔

قیدی بھائیوں کی آمد پر

از جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے

مرحبا! اہلِ بوستاں آئے — شادکام آئے شاداں آئے
جب گئے تھے تو کامیاب گئے — اور جب آئے تو کامراں آئے
کس قدر بے نیاز ہیں یہ لوگ — کتنے طوفان درمیاں آئے
ڈگمگائے ذرا نہ پائے وفا — ہر قدم پر گو امتحاں آئے
ہائے وہ اپنی سرزمیں کہ جہاں — سر جھکانے کو آسماں آئے
اے مرے اہلِ کارواں کہنا — ہم کہاں سے چلے کہاں آئے
ہاں قسم ہم کو ربِ اکبر کی — کام گو جانِ ناتواں آئے
ہم نہ بیٹھیں گے چین سے اختر — ہاتھ جب تک نہ قادیاں آئے

ریاست حیدرآباد

جب حکومت ہند اور حیدرآباد کے مابین معاہدہ سکون طے ہوا تھا۔ اس کے ساتھ یہ خبر بھی پہنچی تھی کہ حکومت ہند نیشنل کانگرس کی جدوجہد پر جو حیدرآباد کے متعلق ہوگی کوئی پابندی نہیں لگائیگی۔ بلکہ اس کو اختیار رہے گا۔ کہ وہ جو چاہے اس بارہ میں کرتی رہے ظاہر ہے کہ حکومت ہند کی یہ پوزیشن نہایت ناجائز اور خلاف انصاف تھی۔ جب حکومت ہند کانگرسی حکومت ہے اور اس کانگرسی حکومت نے ایک ریاست کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ حکومت عملاً کانگرس کی فساد انگیز کارروائیوں کی روک تھام کرتی تاکہ معاہدہ کی تکمیل میں کسی طرح سے رکاوٹ نہ پیدا ہوتی ہند کی کانگرسی حکومت کی اس کوتاہی سے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں وہ ظاہر ہیں۔ اس طرح جب حکومت ہند چور دروازہ سے ریاست میں گڑبڑ پیدا کرنے کا ذریعہ بن رہی تھی۔ تو یہ ناممکن تھا کہ وہ واقعات ظہور پذیر نہ ہوتے جن کا الزام غلط طور پر اب ریاست پر لگایا جا رہا ہے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ جب حکومت ہند کمیونسٹوں کے عام طور پر خلاف ہے۔ تو اگر ریاست یا کوئی مجلس کمیونسٹوں کی ناجائز اور فساد انگیز حرکات کا سدباب کرتی ہے۔ تو اور کوئی اقدام لیتی ہے۔ تو اسے حکومت ہند کو کسطرح زیبا ہے کہ وہ ریاست پر بدنظمی کا الزام لگائے۔

مسز ارونا آصف علی جو مسلمہ طور پر کمیونزم کے اصولوں کی حامیہ ہیں۔ جو بیان حال میں دیا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ حیدرآباد میں کمیونسٹ کیا خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ اگر حکومت ہند یا حکومت پاکستان کو اپنے علاقہ سے کمیونزم کا استیصال کا حق ہے۔ تو ریاست کو اپنے علاقہ سے ان کے استیصال کا کیوں حق نہیں۔

اس سارے کاروبار میں جہاں تک ہم نے غور کیا ہے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند ریاست کو مجبور کر کے اسے اپنے سامنے گھٹنے ٹیک دینے کے لئے ہر جائز وناجائز دباؤ ڈال رہی ہے۔ حکومت ہند کو اس معاملہ میں طاقت سے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی رہائی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک رویا

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کیا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں بھی وہ اپنے نیک بندوں سے ہمکلام ہوتا۔ اور انہیں غیب کی خبریں دیتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بہت سے آنے والے واقعات کی خبر دی۔ جو اپنے اپنے وقت پر پورے ہوئے

گزشتہ دنوں میں جب تقسیم ہند کے بعد فسادات کی آگ بھڑکی۔ تو اس دوران میں جماعت احمدیہ کے بہت سے دوست محض جھوٹے الزامات کی بناء پر گرفتار کرلئے گئے۔ اور انہیں سخت تکالیف دی گئیں بظاہر حالات ان کی رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اور بعض کے متعلق تو یہ بھی فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا جائے۔ ان لوگوں میں سے ہی ہمارے مکرم و محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بھی تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ان کی رہائی کا فیصلہ فرما چکا تھا۔ اور ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو رویا میں یہ خبر دے چکا تھا۔ کہ دشمن اپنی کوششوں میں ناکام رہے گا۔ اور شاہ صاحب مکرم رہا ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب آئے ہیں۔ اور میرے پاس آکر بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے صرف قمیص پہنی ہوئی ہے تھوڑی دیر تک انہوں نے مجھ سے باتیں کیں۔ اور پھر یہ نظارہ غائب ہو گیا۔

جو شخص قید میں ہو اس کے رہا ہونے کی دو ہی تعبیریں ہوتی ہیں۔ یا وفات اور یا پھر واقعہ میں رہا ہو جانا۔ گویا اس رویا کی ایک تعبیر تو اچھی ہے۔ اور ایک منذر۔ دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس رویا کی اچھی تعبیر ظاہر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔"

(الفضل ۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

رویا کے یہ الفاظ آج سے چھ ماہ قبل خود ہمارے کانوں نے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو رتن باغ میں ظہر اور عصر کی نماز کے بعد سنے اور اس وقت جبکہ شاہ صاحب مکرم مورخہ ۴۸-۴-۸ کو جالندھر جیل سے لاہور پہنچ کر ۴۸-۴-۱۰ سے رہا ہو چکے ہیں۔ ہماری آنکھوں نے یہ رویا پورے ہوتے دیکھا فالحمد للہ علی ذالک

اس موقعہ پر ہم جہاں شاہ صاحب مکرم کو اس بات پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان پورا ہوا۔ وہاں شاہ صاحب مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے جناب میجر شریف احمد صاحب باجوہ۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔ چوہدری غلام رسول صاحب اور دیگر رہا ہونے والے دوستوں کو اس بات پر بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ تکالیف برداشت کیں۔ اور زندان کی آہنی سلاخوں میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح پیغام حق کی تبلیغ کرتے ہوئے ۵۴ آدمیوں کے ایک بہت بڑے گروہ کی ہدایت کا موجب ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو بھی سلسلہ کی خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

(مرزا محمد حیات تاثیر گجراتی)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پشاور میں

۷ اپریل کو بعد نماز عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میجر جنرل نذیر احمد صاحب کے ہاں دعوت پر تشریف لے گئے۔ اس تقریب پر ملٹری کے بہت سے افسر بھی مدعو تھے جن کے ساتھ دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اس گفتگو کا ملخص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے۔

(عبد الحمید آصف)

ایک دوست نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ ایک پتہ بھی خدا کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا پھر بدی کرنے میں ہمارا کیا قصور ہے۔ وہ اگر چاہے تو بدی ہم سے صادر ہی نہ ہو۔

حضور نے فرمایا۔ کہ انسان کے سامنے اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے راستے رکھے ہیں نیکی کا اور بدی کا۔ اور دونوں راستوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ اگر تم نیکی کے راستہ پر چلو گے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر بدی کے راستہ پر چلو گے تو تم اپنے مقصد میں ناکام رہو گے۔ اور سزا ملے گی۔ اب یہ ہمارا اختیار ہے۔ کہ جو رستہ چاہیں اختیار کریں انسان کو خدا نے قدرت دی ہے۔ چاہے تو نیکی کرے چاہے بدی کرے اگر خدا تعالیٰ جبراً بدی سے روک دے۔ تو پھر انسان ثواب کا مستحق ہو کیسے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر جبراً نیکی کروائے۔ تو پھر انسان ثواب کا مستحق نہیں ہوگا ثواب اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جب انسان اپنے ارادہ سے نیک کام کرے۔ اور عذاب اسی صورت میں ہوگا جب اپنے ارادہ سے برے کام کرے۔

سوال۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ تقدیر میں جو لکھا ہے وہ آخر ہو کر رہے گا اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب:۔ تقدیر یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کے واقعات کو کہیں لکھا ہوا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے اندر جو خواص رکھے ہیں وہی تقدیر ہے مثلاً زبان چکھتی ہے۔ آگ جلاتی ہے۔ سنکھیا زہر ہے۔ جو خواص اشیاء کے اندر اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں یہ ہی تقدیر ہے۔

سوال:۔ مجھے عربی نہیں آتی۔ اور میں عربی پڑھنا بھی نہیں چاہتا کیا میں نماز پشتو زبان میں پڑھ سکتا ہوں۔

جواب:۔ حضور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ عربی ام الالسنہ ہے۔ اس میں جو معانی اور حقائق اور معارف ہیں وہ دوسری زبانوں میں نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے دنیا کی خاطر اتنی تعلیم حاصل کی اور انگریزی پڑھی۔ تو کیا آپ دین کی خاطر عربی نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر آپ عربی زبان میں نماز نہیں پڑھنا چاہتے۔ تو پشتو زبان میں پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور بے نماز سے وہ انسان اچھا ہے جو نماز پڑھتا ہے خواہ پشتو میں ہی پڑھے۔

سوال۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں جسکو چاہتا ہوں گمراہ کرتا ہوں اور جسکو چاہتا ہوں ہدایت دیتا ہوں۔ اگر گمراہ خدا ہی کرتا ہے تو ہمارا کا قصور رہا ہے؟

جواب:۔ ضلّ کے معنے گمراہ قرار دینے کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان معنوں کے لحاظ سے مضمون یوں ہوگا۔ کہ میں جسے گمراہ قرار دوں وہ ہی گمراہ ہوتا ہے۔ اور میں جسے ہدایت یافتہ قرار دوں وہی ہدایت پر ہوتا ہے۔

سوال:۔ یہ کس طرح معلوم ہو کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ ہے۔

جواب:۔ خدا تعالیٰ کے سلوک سے یہ بات پہچانی جا سکتی ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت پر تھے خدا تعالیٰ آپکو ترقی دیتا چلا گیا۔ آپ کے دشمن گمراہ تھے۔ ان سے خدا نے یہ سلوک کیا کہ وہ گھٹتے چلے گئے۔ اگر کوئی ہدایت یافتہ کو گمراہ قرار دے۔ تو اسے یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا سلوک تو اس سے وہ کر رہا ہے۔ جو ہدایت یافتہ سے وہ کیا کرتا ہے پھر وہ گمراہ کیسے ہو گیا؟

سوال:۔ جن اور بھوت وغیرہ کے متعلق حضور کا کیا خیال ہے

جواب:۔ یہ سب قصے کہانیاں ہیں حقیقت کچھ نہیں

سوال:۔ اللہ تعالیٰ نے برے آدمی کیوں پیدا کئے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے تو آدمی کو برا پیدا نہیں کیا وہ تو کہتا ہے کہ میں نے آدم کو اس لئے پیدا کیا۔ کہ وہ میرا خلیفہ بنے۔ میرا نائب بنے۔ میری صفات کا مظہر بنے اب اگر کوئی خود برا بنتا ہے، تو اس کا الزام خود اس پر ہے نہ کہ خدا پر۔

دنیا کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے بری پیدا نہیں کی اس کا غلط استعمال اسے برا اور شرک کا موجب بنا دیتا ہے۔ شراب ہے اس کا غلط استعمال اسے برا بنا دیتا ہے سنکھیا ہے اس کے غلط استعمال سے لوگ مر جاتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک طریق کے مطابق اس کو مفید رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اتنے سنکھیا سے مرتے نہیں جتنے کہ اس سے شفا پاتے ہیں۔ ساری چیزیں ہی اللہ تعالیٰ نے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ روٹی ہے یہ کھانے کے لئے ہے اب اگر کوئی شخص بے تحاشہ کھانا کھا لیتا ہے۔ تو وہ ہیضہ کا شکار ہو جائے گا۔ گویا غلط استعمال سے روٹی اس کے لئے زہر بن گئی۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا

بفضل خدا میرے مقدمات سرکار نے واپس لے لئے ہیں۔ اور مجھے بری کر دیا گیا ہے الحمد للہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور احباب جماعت نے ہمدردی سے میرے لئے دعا فرماتے رہے۔ اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں شکریہ ادا کر سکوں۔ خدا تعالیٰ اجر عطا فرمائے۔ احباب آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ [illegible]

دُنیا کے کناروں تک

تپتے ہوئے صحراؤں میں

نائیجیریا میں تبلیغ احمدیّت

از مکرم جناب نور محمد صاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

برادرم مولوی محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ فروری کے نصف تک ایجبواوڈے (علاقہ [illegible]) میں رہے اور اس کے بعد اپنے مرکز اچھے گئے۔ ایجبواوڈے میں احباب جماعت کو نصائح اور حدیث کے درس کے علاوہ آپ نے ایک عربی کلاس کا اجراء کیا۔ جس میں بعض غیر احمدی احباب نے بھی شمولیت اختیار کی۔ اگرچہ مولوی صاحب موصوف اس عرصہ میں اپنی ڈائریوں میں اکثر بیماری اور بعض اوقات شدید بیماری کا ذکر کرتے رہے۔ لیکن جب بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ صبح و شام مختلف مقامات پر جاکر تبلیغ کرتے رہے اور چند ایک لیکچر بھی دئے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالےٰ ان کو ان کی خواہش کے مطابق احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔

برادرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی نے اس عرصہ میں کانو۔ انگرد۔ ڈٹسن داوے اور کیدڈونہ کے علاوہ بعض دیگر مقامات کا بھی دورہ کیا۔ کل مسافت چھ میل کے قریب ہوگی۔ خطبات جمعہ کے علاوہ دس پبلک لیکچر دئے۔ جن میں حاضری کی مجموعی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر عام تبلیغ کے دوران میں حاضری کی تعداد کو شمار کیا جاوے تو دو ہزار افراد سے کم نہ ہوگی۔

ایک سو پچاس کے قریب اصحاب برادرم قریشی صاحب کو گھر پر ملنے آئے اور تقریباً اتنے ہی اصحاب کے گھروں پر جاکر قریشی صاحب موصوف نے دعوت احمدیت پہنچائی۔ اس عرصہ میں ایک صاحب نے احمدیت قبول کی۔

مکرم قریشی صاحب کے دوروں میں معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اب جب کہ ممالک بیرون ہند کی اپنے تمام اخراجات خود ہی برداشت کرتے ہیں۔ چندوں کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ یا یوں کہنا چاہئیے کہ دورے تبلیغ کا ایک ضروری جزو ہو گئے ہیں تا جماعتوں کو بیدار رکھا جائے اور دیگر مذہبی امور کے علاوہ چندوں میں بھی سستی نہ ہونے دیا جائے۔ خاکسار اس عرصہ میں لیگوس ہی میں رہا۔ اس دوران میں خاکسار نے چھ اور دیگر دو دوستوں نے دو پبلک لیکچر دئے۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اصل کام سوالات کے وقت ہی شروع ہوتا ہے۔ لیکچر کے دوران میں صرف دس پندرہ سامعین جمع ہوتے ہیں لیکن سوال و جواب کے دوران میں بعض اوقات سو ڈیڑھ سو بلکہ دو سو تک کی حاضری ہو جاتی ہے۔

ایک روز اجتماعی تبلیغ کے لئے جماعت کے تقریباً بائیس افراد پاس ہی کے ایک گاؤں میں گئے۔ جہاں ظہر کی نماز تک لٹریچر تقسیم اور فروخت کیا گیا۔ اور ظہر کے بعد خاکسار نے پبلک تقریر کی۔

دسمبر کے مہینے میں خاکسار عصر کے بعد انفرادی تبلیغ کے لئے باہر جاتا رہا۔ یہ پروگرام دیر سے جاری تھا۔ لیکن اب عدیم الفرصتی کے باعث اس پروگرام پر عمل کرنا مشکل ہے۔

مناد [illegible]) اور میدوگری کے دو غیر احمدی اصحاب سے تبلیغی خط و کتابت ہوتی رہی۔ اسی طرح ذودیہ کے ایک عیسائی دوست سے بھی خط و کتابت جاری رہی۔ میدوگری کے جس صاحب سے خط و کتابت ہو رہی تھی۔ انہوں نے ایک اور دوست سے بھی تعارف کرایا۔ چنانچہ ان کو خط لکھا گیا۔ ابھی حال ہی میں ان کی طرف سے جواب آیا ہے

دو نوجوان جو غیر احمدی ہونے کی حالت میں لیگوس میں عربی کی تعلیم کے لئے عرصہ ہوا آئے تھے۔ اور اب واپس جا چکے ہیں (ایک صاحب ۱۹۴۷ء میں واپس گئے تھے اور دوسرے صاحب ۱۹۴۸ء میں) لیکن یہاں سے جانے کے قبل احمدی ہو گئے تھے۔ ان سے مذہبی مسائل کے متعلق خط و کتابت ہوتی رہی۔ ان میں سے جو صاحب (ایم ایم حبیب) اس سال ہی واپس گئے ہیں۔ ان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کے فضل سے خوب جوش سے تبلیغ کر رہے ہیں اور لوگ متأثر ہو رہے ہیں۔ لیکن اثر کے ساتھ ہی ساتھ ملاؤں کی پارٹی ان کو دھمکیاں بھی دے رہی ہے۔

مسٹر جمال بادا جو لوکل مشنری کے طور پر انڈو (ده [illegible]) میں کام کر رہے ہیں۔ انکی کوششیں بھی خدا کے فضل سے بارآور ہو رہی ہیں ماہوار چندہ کے علاوہ اس دفعہ انہوں نے حفاظت قادیان کے لئے بھی کچھ رقم دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء جوس۔ افے۔ الارو اور لوکوٹا سے باقاعدہ تبلیغی رپورٹیں آتی ہیں۔ تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایام زیر رپورٹ میں اربعین الاطفال میں سے حدیثیں یاد کرائی گئیں۔ فجر کی نماز کے بعد "احمدیت اسلام اور دیگر مذاہب" اور سوانح عمری حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا درس دیا گیا۔ عربی کلاس کو حدیث بخاری [illegible] اور عربی کی ایک کتاب ختم کرائی گئی۔ فروری کے اخیر پر اردو کی کلاس بھی جاری کی گئی۔

ہر جمعرات کو جماعت کی میٹنگ ہوتی رہی۔ جس میں تقریباً ہر دفعہ دو اصحاب تقریر کرتے رہے بزم سخن کی میٹنگ پندرہ روز کے بعد ہوتی رہی اس بزم میں صرف انگریزی دان اصحاب شامل ہیں ہر اتوار کے روز صبح کے وقت (آٹھ بجے) مسجد میں کسی نہ کسی موضوع پر تقریر کا پروگرام جاری رہا۔ اب اس تقریر کے پروگرام کو فتاویٰ کے درس میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ظہر کے بعد مسجد میں ایک احمدی بہن کو اور عصر کے بعد مشن ہاؤس میں ایک غیر احمدی دوست کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتا رہا۔ ایک عیسائی دوست عشاء کے بعد یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔

کچھ دنوں سے ہفتہ میں تین روز مغرب کے بعد قرآن کریم کا درس دیتا ہوں ہفتہ میں ایک بار جماعت کی میٹنگ ہوتی رہی۔ اور باقی تین ایام میں اب فتاویٰ کا درس دیا جاتا ہے۔

دسمبر کے آخر ایام میں گولڈ کوسٹ سے ایک احمدی دوست مسٹر حمزہ رکنو جو وہاں کے سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں لیگوس مشن کی کمیٹی نے چائے کی پارٹی کا انتظام کیا اور جماعت نے استقبالیہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ برادرم حمزہ صاحب کے دوران قیام میں جماعت نے گولڈ کوسٹ کے موجودہ نظام جماعت کے متعلق بہت سی واقفیت حاصل کی۔ جو انشاء اللہ آئندہ کام میں بہت ممد ثابت ہوگی۔

خاکسار نے سی۔ ایم۔ ایس گرامر سکول میں طلباء اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے ماتحت "ہندوستان کا ماضی اور حال" کے موضوع پر تقریر کی۔ گاندھی جی کی وفات پر نہرو صاحب کو تعزیت کا تار دیا گیا متعدد مواقع پر مختلف ضروری امور کی طرف توجہ دلانے کے لئے لوکل اخبارات کو خطوط لکھے۔ جو اخبارات کے مدیروں نے ازراہ نوازش اپنے اخبارات میں شائع کئے "ہندوستان میں دو قوموں کا نظریہ" کے عنوان پر ایک ہفتہ وار اخبار میں مضمون لکھا۔ اسی طرح حالات قادیان پر مشتمل ایک کتاب پر ریویو لکھ کر شائع کروایا۔

گھر پر آکر ملنے والوں میں مارش پارٹی کے تین ممبر مسٹر فسلاڈ۔ مسٹر روکے اور بی۔ بی رومی جو ایک اخبار کے مینیجر ہیں قابل ذکر ہیں۔

یسرنا القرآن کے مدرسہ میں ایک مزید استاد کی تقرری کی گئی اور باقاعدہ سکول کے اجراء کے لئے محکمہ تعلیم کو درخواست دی گئی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نائیجیریا میں اور دیگر مقامات پر بھی احمدیت کی جلد جلد ترقیات کے سامان بہم پہنچائے۔ آمین ثم آمین۔

رپورٹ تبلیغی کارگذاری جماعت احمدیہ

از نظارت دعوۃ و تبلیغ لاہور

بفضلہ تعالےٰ ہماری جماعتیں ۸۰۰ کے لگ بھگ ہیں۔ اور ضرور ہے کہ ہر احمدی اپنے اخلاص کے ماتحت کچھ نہ کچھ تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ اور بعض دوست انفرادی تبلیغ کی رپورٹ بھی بھجواتے رہتے ہیں۔ لیکن سکرٹریان تبلیغ کا جماعت سے رپورٹ حاصل کرکے مرکز میں نہ بھجوانا ایک افسوسناک امر ہے۔

ماہ فروری و مارچ کی تبلیغی رپورٹ صرف ایک جماعت سکندرآباد (حیدرآباد دکن) سے موصول ہوئی ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ یہ جماعت اپنے مرکز سے تعلق قائم رکھنے کے انشراح کی وجہ سے قابل تحسین ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء یادگیر اور ٹکور میں دو تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ ۱۶۸ خطوط حیدرآباد دکن۔ پاکستان۔ ہندوستان و بیرون ہند سے آئے۔ جن کی تعمیل میں ۸۲/- روپے کا مفت اور ۵/۱۱/- روپے قیمتی کا تبلیغی لٹریچر بھجوایا گیا۔ پیغام صلح کا انگریزی ایڈیشن ۲ ہزار کی تعداد میں طبع کرایا گیا۔ احباب نے انفرادی طور پر بھی کئی غیر مسلم و مسلمانوں کو تبلیغ کی درثمین۔ الفضل و دیگر ٹریکٹ پڑھنے کے لئے دیے گئے۔ سیٹھ علی محمد صاحب ایم اے نے Y.M.C.A ہال میں ایک لیکچر حج کے موضوع پر دیا۔ نیز ایک بڑے تاجر کو ہستی باری تعالےٰ پر دلائل سے سمجھایا گیا۔ بحیثیت مجموعی جماعت بیدار تھی۔ ہر جمعہ کو قرآن کریم کے درس کے علاوہ روزانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ۷ اجلاس انصار اللہ کا ایک اجلاس اطفال کے ۳ اجلاس لجنہ کے ۶ اجلاس منعقد ہوئے ہر جمعرات کو روزہ رکھ کر دعائیں کی جاتی ہیں۔ تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ اپنی تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ ان مقررہ فارموں پر جو انہیں بھجوائے جا چکے ہیں۔ بھجوا کر ممنون فرمایا کریں۔

اعلان: نظارت بیت المال کی طرف سے رسید بک ۵۰۸۳ جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان کے پریذیڈنٹ کو دی گئی تھی جو ان سے کہیں گم ہو گئی ہے اگر کسی دوست کو ملے تو نظارت ہذا میں واپس کر دیں نیز خیال رکھیں کہ اس رسید بک سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھائے

(نظارت بیت المال)

کیا کافر کو السلام علیکم کہنا جائز ہے؟

از مکرم ملک سیف الرحمٰن الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک دوست نے استفسار فرمایا ہے۔ کہ کافر کو السلام علیکم کہنا از روئے تعلیم اسلام جائز ہے یا ناجائز اور اگر کافر السلام علیکم کہنے میں پہل کرے۔ تو وعلیکم السلام کہنا از روئے اسلام جائز ہے یا ناجائز۔

الجواب:۔ مسلم یا غیر احمدی کو عام حالات میں السلام علیکم کہنا از روئے اسلام جائز ہے۔ یہ ایک دعا ہے اور اپنے دل کی صفائی کا اظہار کرتا ہے۔ اور مخاطب کو یہ جتلاتا ہے کہ وہ اس کی خیر خواہی اور بھلائی کا دلی خواہشمند ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اسے دنیا اور دین کی بھلائیاں حاصل ہوں۔ یہ عام حالات کے اعتبار سے ہے۔ لیکن اگر ایک مامور من اللہ کسی مخالف کو مخاطب کرے۔ یا مبلغ تبلیغ کے ارادہ سے مخالف فریق کو حق سمجھانے کی کوشش کرے۔ تو ایسی حالت میں اسلامی طریق یہی ہے کہ بجائے السلام علیکم کہنے کے السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ کہا جائے۔ جسکا یہ مطلب نہیں کہ متکلم کے دل میں مخاطب کی سلامتی اور بھلائی کی خواہش نہیں ہے۔ بلکہ مخالف کو اس طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے کہ اگر وہ حقیقی سلامتی اور بھلائی کا متمنی ہے۔ تو اسے ہدایت قبول کرلینی چاہیئے اس بارہ میں متکلم کی خواہش کوئی معنے نہیں رکھتی متکلم لاکھ خواہش کرے کہ اس کا مخاطب دنیا کی بھلائیوں کا وارث بنے۔ لیکن جب تک کہ مخاطب ہدایت کو قبول نہیں کرے گا۔ وہ کبھی بھی سلامتی کو حاصل نہیں کرسکتا

پس ایسی حالت میں السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ کہنا مخاطب کی مخالفت کی بناء پر نہیں بلکہ اس غرض سے ہے کہ مخاطب حقیقی ہدایت کی طرف توجہ کرے علاوہ ازیں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا معاند جو شرارت اور بغض میں دامن شرافت کو چھوڑ دے اور السلام علیکم کا جواب بدزبانی اور بدکلامی سے دے۔ وقار اور سنجیدگی کو ترک کردے۔ تو ایسی حالت میں اس کو السلام علیکم کہنا غیرت اور اسلامی طریق کے مخالف ہوگا۔ ہماری اور غیر احمدیوں کی شریعت ایک ہی ہے۔ جس شریعت کو ہم مانتے ہیں اسی شریعت کو غیر احمدی بھی مانتے ہیں جس طرح ہم السلام علیکم کو اسلامی شعار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پر غیر احمدی بھی سمجھتے ہیں۔ اس اتحاد کی بناء پر عام حالات میں ایک دوسرے کو السلام علیکم کہنا تعلق کی استواری اور حق کو پھیلانے کا مفید ذریعہ ہوگا نہ یہ کہ کسی خرابی کا باعث۔

رہے غیر مسلم تو عام حالات میں ان کو السلام علیکم سے مخاطب کرنا نامناسب اور بلاوجہ ہے۔ البتہ جس سے تعلق ہو یا کسی خاص مقصد کے لئے غیر مسلم کے پاس جاتا ہو اور جانے والا یہ سمجھے کہ میرا غیر مسلم مخاطب السلام علیکم کے مفہوم اور غرض کو سمجھتا ہے۔ ایسی صورت میں اسے السلام علیکم بھی کہنا جائز ہے۔ ابوداؤد میں ابوھریرہ کی جو روایت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت عام حالات سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی جب کہ غیر مسلم سے آشنائی نہ ہو۔ وہ السلام علیکم کے مفہوم کو نہ سمجھتے ہوں۔ بلکہ اس قسم کے الفاظ کو خالص مذہبی کلمات سمجھ کر اسے برا مانتے ہوں تو ایسی صورت میں ابتداء بالسلام جائز نہ ہوگا ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق سے یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس جب غیر مسلم آتے اور غیر مسلموں کے طریق کے مطابق السلام علیکم کہتے تو آپ اس کا جواب وعلیکم السلام سے ہی دیا کرتے تھے حضور کا اسلامی شعار کے مطابق ان کو جواب دینا واضح کرتا ہے کہ اگر غیر مسلم السلام علیکم سے مذہبی نفرت نہ رکھتے ہوں۔ تو اس اسلامی شعار کو بذریعہ تعارف و تخاطب بنانا جائز ہے۔

پس یہ امر الگ الگ حالات اور واقعات سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ نہیں۔ کہ غیر مسلم کو کسی حال میں بھی السلام علیکم سے مخاطب نہ کیا جائے باقی یہ جو کہا گیا ہے کہ حییتم فعل مجہول ہے اور فاعل مسلم ہے۔ تو یہ قید قرآنی الفاظ کو محدود کرنے کی جرأت ہے۔ جب قرآن نے عام الفاظ رکھے ہیں۔ تو ہمیں بھی اسکے مفہوم کو اپنانا چاہیئے اور حییتم سے صرف سلام مراد نہیں۔ بلکہ ہر ایک تحفہ ہے کہ جو تمدنی تعلقات کو بہتر بنانے اور اسلامی مفاد کے حاصل کرنے کا باعث بنے اور جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے استفسار پر فرمایا کہ تم اہل کتاب کے السلام علیکم کے جواب میں صرف وعلیکم کہا کرو۔ وہاں حضور کی مراد مخصوص حالات سے ہے۔ یعنی مدینہ کے رہنے والے اہل کتاب اپنے عناد اور منافقت کی وجہ سے اس قسم کے تعلقات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے انکا طریق طنز آمیز تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو۔ یعنی جیسا تم ہمارے متعلق خیال رکھتے ہو یا ہمارے لئے چاہتے ہو ویسا تم کو ہی بدلہ دے۔

ولادت:۔ مکرم عبدالحمید صاحب شرما حوالدار کلرک پاکستان آرمی ہیڈ کوارٹر کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آج مورخہ [illegible] صبح لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ نومولود مکرم منشی غلام نبی صاحب [illegible]

مالی چندوں کی ادائیگی سے جماعت کا فرض پورا نہیں ہو جاتا

اصلاح نفس اور اشاعت احمدیت کے لئے چندہ کی ادائیگی بھی فرض ہے

ہم میں سے ہر ایک شخص عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائیگا اور اس عہد کو پورا کرے گا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ کے ذریعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ تبلیغ احمدیت کو وسیع اور مضبوط کرنے کے لئے غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ جس طور پر احمدی افراد اپنا چندہ دیتے ہیں۔ اسی طور پر ان سے یہ عہد بھی لیا جاوے کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائینگے اور اسی طرح ہر جماعت سے بھی یہ عہد لیا جاوے کہ وہ سال بھر میں مجموعی لحاظ سے اپنی موجودہ تعداد کے برابر تبلیغ کے ذریعہ نئے احمدی بنائے گی۔ اور پھر اس امر کی نگرانی کی جائے کہ کون یہ نیکی کا چندہ ادا کرتا ہے۔ اور کون ادا نہیں کرتا۔ ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا ایک اقتباس پیش ہے۔ تا امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ حضور کے ارشاد کے مطابق افراد کو مخاطب کریں۔ اور جملہ بالغ افراد سے بیعت کے وعدے لے کر بھجوائیں فرمایا :۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ۵۰۔ ۶۰ سال تو الگ رہے ۶۔ ۷ سالوں میں ہی اتنا عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا۔ کہ اس کی مثال دنیا میں ڈھونڈنی مشکل ہوگی۔ لاکھوں کی جماعت ہو اور سو آدمی کام کرنے کا ارادہ کرلیں اور باقی غافل رہیں تو اس سے کیا بننا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ میں نے جو دفتر بیعت قائم کیا ہے۔ وہ مبلغین کے ذریعہ اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عہد لے کہ ہم نے بحیثیت مجموعی تم سے اتنے احمدی اس سال لینے ہیں۔ اور یہ صرف جماعتوں سے ہی بحیثیت جماعت عہد نہ لیا جائے بلکہ جماعتوں سے بحیثیت جماعت الگ عہد لے اور افراد سے بحیثیت افراد الگ عہد لے اور پھر وہ اس کی نگرانی کریں۔ وجہ کیا ہے۔ کہ ایک جماعت اپنا چندہ پورا دیتی ہے۔ تو سمجھ لیتی ہے۔ کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ اصل چندہ تو نیکی کا چندہ ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ ان چندوں کے ساتھ ساتھ وہ کس حد تک اپنے جوشوں کو قائم رکھتے ہیں۔ کس حد تک وہ اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ اور کس حد تک وہ تبلیغ کرتے ہیں اور پھر کس حد تک اس کے نتائج نکلتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں تبلیغ کی جائے اور ان چندوں کی طرح یہ چندے بھی باقاعدگی کے ساتھ ادا کئے جائیں۔ اور ہر فرد یہ چندہ ادا کرے تو ان چندوں کی طرح جن کی تعداد بیرونجات و مرکز کے چندوں کو ملا کر ۲۵ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ بھی ۲۵ لاکھ سالانہ تک پہنچ سکتی ہے۔ پس یہ کام ایسا مشکل نہیں صرف ارادہ۔ عزم اور صحیح طریقہ کی ضرورت ہے۔ (انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

نفع مند کام

بعض احباب نے نفع مند کام کے تحت نظارت بیت المال کے توسط سے اپنی بعض رقوم تجارت پر لگائی ہوئی ہیں۔ لیکن گذشتہ فسادات اور انتقال مکانی کیوجہ سے اکثر احباب کے نئے پتہ جات دفتر بیت المال میں نہیں کہ احباب سے اندریں بارہ خط و کتابت کی جاسکے۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ براہ مہربانی وہ صاحب جن کی رقم نظارت بیت المال کے توسط سے کسی تجارت پر لگی ہوئی ہے۔ اپنے موجودہ پتہ سے فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ نیز اگر کوئی صاحب اپنا روپیہ تجارت پر لگانا چاہتے ہوں تو نظارت ہذا سے خط و کتابت فرمائیں

پتہ مطلوب ہے

(۱) مکرمی مرزا بشیر احمد بیگ صاحب بی اے ضلع [illegible] ساکن مالیر کوٹلہ جو گذشتہ سال بحیثیت طالب علم احمدیہ ہوسٹل میں رہتے تھے۔ اپنے پتہ سے خاکسار کو فوراً مطلع کریں۔ سید محمود اختر کوارڈرینگل ہاسٹل گورنمنٹ کالج لاہور۔

(۲) ۱۔ عبداللطیف صاحب شرما آف محلہ دارالفضل
۲۔ ناصر احمد صاحب سرینگر کشمیر کا رخانہ فیض احمد
ہر دو دوست جہاں کہیں ہوں اپنی خیریت سے مطلع فرمادیں۔ خاکسار :۔ محمد اسلم ولد محمد رفیق صاحب آف جموں معرفت مستری دین محمد اینڈ سنز نزد گندم منڈی

جمع صلوٰتین کے متعلق ایک ضروری مسئلہ

بقیہ صفحہ ۲

ادا کرتی ہیں۔ تو جلو امام کے ساتھ بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ یہ زائد ہی بوجھ ہو۔ تاکہ ضمیر اس بات کی ملامت نہ کرے۔ کہ امام کے خلاف وہ کیا راستہ اختیار کر رہا ہے۔ لیکن اس صورت میں نمازوں کی ترتیب کو مقدم کرنے کا فتویٰ دینے والوں کا یہ فتویٰ ہوگا کہ اس کی وہ نماز جو اس نے امام کے ساتھ ادا کی وہ نفل متصور ہوگی۔ اور اسے پھر دونوں نمازیں پڑھنی پڑیں گی۔ اور اگر سب نمازی ایسا ہی کرنے لگیں۔ تو یہ نمازیوں پہ بوجھ بن جائیگا۔ اور الدّین یُسر کے سنہری اصول کے خلاف ہوگا کہ اسلام اپنے احکام میں لوگوں کو آسانیاں دیتا ہے اور یہ کہ کوئی ایسا راستہ پیش نہیں کرتا۔ جس پر ان کیلئے چلنا گراں اور مشکل ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ احکام کے بارے میں فرماتا ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر کہ احکام کے بجا لانے میں اللہ تعالیٰ کسی کو مشکل پہلو کی طرف جانے کا ارشاد نہیں فرماتا۔ بلکہ وہ ان راستوں کے اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے وہ احکام کو آسانی سے بجا لا سکیں۔

الغرض اگر نمازوں کی ترتیب کو پیش آمدہ حالات میں بھی لازماً ملحوظ رکھا جائے۔ تو پھر نمازوں کو بغیر جماعت ادا کرنا ہوگا۔ جو قرآنی حکم کے خلاف ہوگا۔ لیکن اگر ترتیب اور باجماعت نماز ہر دو کو لینا چاہیں گے تو یہ ان کے لئے ایک ایسا بوجھ ہوگا جس کو ہر ایک اٹھا نہ سکے گا۔ اور اس طرح الدین یُسر کے خلاف چلنا ہوگا۔

پس ان مشکلات کے پیش نظر صحیح راستہ یہی ہے کہ جو نماز ہو چکی سو ہو چکی۔ اس کو بعد میں ادا کر لیا جائے۔ اور جو نماز باجماعت ہو رہی ہو۔ اسمیں شامل ہوا جائے۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔

الف۔ سب لوگ قرآن مجید کے حکم کے مطابق باجماعت نماز میں شامل ہو کر قرآنی حکم کو بجا لا رہے ہوں گے۔

ب۔ نمازیوں کے لئے آسانی ہو جائے گی۔ کہ جس نماز میں وہ شامل ہوئے ان کی وہ نماز شمار ہوگی۔ اور پھر وہ اس نماز کے بعد صرف اپنی قضاء شدہ نماز کو ہی ادا کریں گے۔ نہ کہ دو نمازوں کو جن کا ادا کرنا ترتیب کو مدِنظر رکھتے ہوئے ضروری تھا۔

دوسری دلیل اس بارے میں جو مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب کی رائے کو درست قرار دیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ یعنی جب باجماعت نماز ہو رہی ہو۔ تو اس وقت اس مکتوبہ نماز کے سوا جس کی اقامت کہی گئی ہے۔ کوئی اور نماز پڑھنی درست نہیں۔ پس جب یہ حکم حدیث ہے۔ تو اس صورت میں کوئی نمازی کس طرح ظہر یا مغرب کی نماز خود پڑھ سکتا ہے۔ جبکہ امام عصر کی یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہو۔ ممکن ہے کسی دوست کے دل میں یہ خیال گذرے کہ اس حدیث میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ فرض نماز جب ہو رہی ہو۔ اس وقت سنتیں اور نوافل نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر ایک فرض نماز رہ چکی ہو۔ اور دوسری ہو رہی ہو۔ تو اس صورت میں قضاء شدہ فرض نماز کے ادا کرنے کے لئے یہ حدیث روک نہیں بن سکتی۔ سو جاننا چاہیئے کہ جیسا میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اگرچہ پانچوں نمازوں میں سے ہر ایک نماز فرض ہے۔ لیکن جب کوئی نماز باجماعت ادا ہو رہی ہو۔ تو اس کو فرض ہونے میں اولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ نماز جو ہو چکی ہو۔ وہ ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرق کا اظہار فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

اذا نسی احدکم صلوٰۃ فذکرھا وھو فی صلوٰۃ مکتوبۃ فلیتم التی ھو فیھا فاذا فرغ منھا قضی التی نسی۔ یعنی جب کوئی شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے۔ اور اس کے بعد کی نماز ادا کر رہا ہو۔ تو پھر وہ اس نماز کو پہلے پڑھے جو وہ عملاً پڑھ رہا ہے۔ اور قضاء شدہ کو بعد میں ادا کرے۔ اب اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء شدہ نماز اور غیر قضاء شدہ نماز میں ایک فرق فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قضاء شدہ کو صلوٰۃ کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ اور دوسری کو صلوٰۃ مکتوبہ۔ حالانکہ قضا شدہ بھی صلوٰۃ مکتوبہ ہے۔ پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صلوٰۃ مکتوبہ سے مراد وہ نماز ہے جو فرض ہے۔ یا جمع ہونے کی صورت میں یا دیگر صورتوں میں اس کو اولیت حاصل ہو گئی ہو۔ الغرض نماز جمع ہونے کی صورت میں ہر وہ نماز جو امام کر وا رہا ہے وہی صلوٰۃ مکتوبہ ہوگی۔ اور اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم حاوی ہوگا۔ کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ اور اس حکم کی موجودگی میں کبھی کوئی نمازی جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں ظہر یا مغرب کی نماز جو امام کروا چکا اکیلا ادا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے فوت شدہ نماز کے خیال کو ترک کر کے اسے فوراً امام کے ساتھ شامل ہونا ہوگا۔ کیونکہ اس کی مکتوبہ نماز وہی ہے جو امام کرا رہا ہے۔

الغرض قرآن مجید اور حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں امام کی اتباع نمازوں کی ترتیب سے زیادہ ضروری ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

پچیس فیصدی سے لیکر پچاس فیصدی تک ماہوار چندہ ادا کرنیوالوں کے متعلق

۲۸ر دسمبر مجلس مشاورت میں فرمایا:۔

"میرے نزدیک جماعت کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ آئندہ مستقل طور پر ہر شخص پچیس فیصدی سے لیکر پچاس فیصدی تک بڑھانے کی کوشش کرے۔ یعنی جو کچھ اس کی ماہوار آمد ہو۔ اس پر وہ $\frac{1}{4}$ سے $\frac{1}{2}$ تک چندہ ادا کرے۔ اس میں صدر انجمن کے سارے چندے آجائیں گے۔ سوائے اس کے کہ وقف جائیداد کی جو تحریک کی گئی ہے۔ وہ اس سے الگ ہے۔ بہر حال چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ وصیت۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے چندے اس میں شامل ہونگے۔ اور جو روپیہ باقی بچے گا۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہوگا کہ اس روپیہ کو کہاں خرچ کیا جائے۔ جب کوئی دوست اپنی ماہوار آمد پر پچیس فیصدی سے لے کر پچاس فیصدی تک چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرلیں۔ تو ان کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے اپنے چندوں کی فہرست دفتر میں بھجوا دیں اور لکھ دیں کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں چندہ عام اس قدر ہے۔ چندہ حفاظت مرکز اس قدر ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ چندہ تحریک جدید اس قدر ہے۔ چندہ وصیت اس قدر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چندے ہوں تو اُن کا ذکر بھی کیا جائے۔

دفتر والوں کا فرض ہوگا کہ وہ ان تمام چندوں کا حساب لکھیں اور جس جس مد سے کسی چندہ کا تعلق ہو اس مد میں اس چندے کو ڈالا جائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دس روپے ماہوار بھیجتا ہے۔ اور لکھ دیتا ہے کہ اس میں سے دو روپے میں نے فلاں کو دینے ہیں۔ چار روپے فلاں کو۔ ایک روپیہ فلاں کو۔ اور ایک روپیہ فلاں کو۔ تو اس کے مطابق اسکا چندہ شمار کیا جائے۔ لیکن تمام چندے ادا کرنے کے بعد پچیس یا پچاس فیصدی رقم میں سے جو کچھ بچے گا۔ اس کے متعلق میں خود فیصلہ کرونگا۔ کہ اسے کہاں خرچ کیا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس کے خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا"

لہذا عہدیداران جماعتہائے احمدیہ مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق ان دوستوں سے جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ وعدے لیکر بھجوائیں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کا چندہ ارسال کرتے وقت ان ہدایات پر عمل کریں۔

ناظر بیت المال

درخواست دُعا

خاکسار کے ماموں زاد بھائی چوہدری غلام حیدر صاحب گمرایہ تکہ چک نمبر ۴۲ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور ان کا آنکھ کا اپریشن کرایا ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعاء فرمائیں۔ خاکسار چوہدری محمد شریف فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

راولپنڈی میں تپ دق اور ٹائیفائڈ کا زور
ہر پانچ مریضوں میں ایک مدقوق

راولپنڈی ۔۔۔ اپنے نامہ نگار سے ۔۔۔ ۱۲ اپریل

راولپنڈی کے متعدد محلوں میں ٹائیفائڈ اور تپ دق دور کر رہا ہے ایک مقتدر ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ایک عام پریکٹیشنر کے پاس آنے والے ہر پانچ مریضوں میں سے ایک تپ دق میں مبتلا ہوتا ہے جس سے محکمہ حفظان صحت کے سرکاری حلقوں میں بھی تشویش پیدا ہو رہی ہے

ان امراض کے پھیلنے کا ایک باعث شہر میں صفائی کی بےحد خرابی اور میونسپلٹی کے بھنگیوں کی عدم توجہی ہے جو ۱۵ اگست کے بعد نہ صرف کم ہو گئے ہیں۔ بلکہ جو ہیں وہ معقول میں بیگاری بیٹھے ہیں۔

قرنطینہ کی پابندیاں دور کر دی گئیں

کراچی ۱۲ اپریل۔ حکومت پاکستان کے کمشنر صحت عامہ کو اطلاع ملی ہے کہ حکومت فلسطین نے پاکستان سے آنے والے مسافروں کے خلاف ہیضہ کی وجہ سے قرنطینہ کی جو پابندیاں عائد کر رکھی تھیں اب وہ دور کر دی ہیں۔

جنگی سامان کے نقل و حمل کی موجودہ رفتار غیر تسلی بخش ہے

کراچی ۱۲ اپریل۔ حکومت پاکستان کے ترجمان نے بتایا ہے کہ جنگی سامان کے نقل و حمل کی موجودہ رفتار قطعی غیر تسلی بخش ہے فوجی ذخائر کے فوری انتقال کے سلسلہ میں حکومت پاکستان نے بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ حکومت ہندوستان آج کل ان پر غور کر رہی ہے۔ ان فوجی ذخائر میں پاکستان کا کل حصہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹن ہے۔ ان میں سے اب تک صرف ۳ ہزار ٹن فوجی سامان ہندوستان سے پاکستان پہنچا ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ لوگ اس خیال میں ہیں کہ سامان برابر پہنچ رہا ہے حالانکہ یہ درست نہیں حقیقت یہ ہے کہ حکومت ہند نے ہر ماہ فوجی سامان کی صرف ایک مال گاڑی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں بمشکل ایک ہزار ٹن سامان پہنچ سکے گا۔

مشرقی بنگال سے غیر مسلموں کے انخلاء کا مسئلہ
انٹر ڈومینین کانفرنس کا انعقاد

کلکتہ ۱۲ اپریل ۱۳ اپریل کو یہاں انٹر ڈومینین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا ایجنڈا بالخصوص دو امور پر مشتمل ہے۔ اول مشرقی بنگال سے ہندوؤں کا انخلاء دوم کسٹم کی پابندیاں۔ امید ہے۔ اس کانفرنس میں ہندوستان اور پاکستان کے بہت سے مشترک امور کے متعلق اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ اور اس کے نتیجے میں مشرقی اور مغربی بنگال کے تعلقات پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو جائیں گے۔ کانفرنس میں دونوں حکومتوں کے حسب ذیل نمائندے شریک ہوں گے۔

(۱) ہندوستان کے وزیر آبادکاری مسٹر کے۔ سی نیوگی
(۲) حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد
(۳) مسٹر بی۔ سی۔ رائے وزیر اعظم مغربی بنگال (۴) خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال

[illegible] باقاعدہ [illegible] پاناما [illegible] وسطی امریکہ کے دار السلطنت میں [illegible] کرے۔ لیکن ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔

یہودی ایجنسی اعراب فلسطین سے صلح کے لئے تیار ہو گئی
عرب ہائر کمیٹی صلح کی اپیل پر تاحال غور کر رہی ہے

یروشلم ۱۱ اپریل۔ یہودی ایجنسی کی مجلس عاملہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اس نے فلسطین کے برطانوی ہائی کمشنر جنرل سر ایلن کننگھم کی صلح کی اپیل کو جو اختتام جنگ کی تجویز پر مشتمل تھی منظور کر لیا ہے۔ کل دستوں نے یروشلم کے ملحقہ تین دیہات پر شدید گولہ باری کی۔ اگرچہ یہ گولہ باری صرف چند منٹ تک جاری رہی لیکن بیت المقدس کی گذشتہ تین سال کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا۔ کہ عرب آزاد فوج کی گولہ باری سے یروشلم کے قرب و جوار کا علاقہ لرز اٹھا۔ کہا جاتا ہے صلح کی خاطر جنگ بند کر دینے کا یہ فیصلہ یہودی ایجنسی کی ایگزیکٹو نے عربوں کی اس شدید گولہ باری کے بعد ہی کیا ہے۔ یاد رہے کہ جنرل کننگھم نے ۱۰ اپریل کو عربوں اور یہودیوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ سلامتی کونسل کی قرارداد پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف ظلم و تشدد سے باز آجائیں۔ یہودی ایجنسی نے اس اپیل کا جواب جنرل کننگھم کو ارسال کر دیا ہے۔ عرب ہائر کمیٹی تاحال اس اپیل پر غور کر رہی ہے۔ اس اپیل کی نقل بغرض مشورہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے پاس بھیج دی ہے جس کا اجلاس آج کل قاہرہ میں ہو رہا ہے۔

جہاد کے حکم کی خبر سراسر غلط ہے!

حیدرآباد دکن ۱۱ اپریل: حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو تار ارسال کیا ہے جس میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ سید قاسم رضوی صدر اتحاد المسلمین نے ۳۱ مارچ کو ایک تقریر میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا تھا۔ انڈین یونین کے وزیر اعظم نے ڈومینین پارلیمنٹ میں اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے ۔۔۔۔۔۔۔۔ کا اظہار کیا تھا۔ تار میں انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ سید قاسم رضوی نے ۳۱ مارچ کو نہ اس تاریخ سے قبل اور نہ اس کے بعد اس قسم کی کوئی تقریر کی ہے۔ اور اس کی کوئی رپورٹ حیدرآباد کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ مدراس کے بعض اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا ہے جو قطعاً بے بنیاد اور غلط ہے۔

جالندھر جیل کے تمام مسلمان قیدی لاہور پہنچ گئے

لاہور ۱۲ اپریل: محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جالندھر جیل سے اسیروں اور زیر حراست قیدیوں کا انخلاء ۱۰ اپریل کو مکمل ہو گیا۔ آخری بار ۵۱ قیدی لاہور پہنچے۔ ان میں جالندھر کے فسادات کے متعلق لاسنگر کے مقدمہ قتل کے سلسلے میں اسیر ہونے والے مسلمان بھی شامل تھے ان تمام قیدیوں کو لاہور بورسٹل جیل میں رکھا گیا ہے ۱۱ اپریل ۱۹۴۸ء کو مزید ۵۸ ہندو اور سکھ قیدی مشرقی پنجاب بھیجے گئے ہیں۔

آلوؤں کے بیج کی قلت دور ہو گئی

لاہور ۱۲ اپریل:۔ ملکی تقسیم سے پہلے مغربی پنجاب میں آلوؤں کے بیج بہار۔ اڑیسہ اور پالم پور ضلع کانگڑہ سے آیا کرتے تھے۔ اب انہیں سیالکوٹ میں موسمی اثر سے بچانے والی مشینوں سے رکھا جاتا ہے صوبے کی تقسیم کے بعد مغربی پنجاب میں آلوؤں کے بیج کی سخت قلت تھی۔ اس لئے امسال آلو کی فصل کا رقبہ کافی کم رہا۔ اب اس قلت کا علاج ہو گیا ہے۔ کچھ بیج بلوچستان سے بھی منگوانے کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ صوبے کی ضرورت کے مطابق بیجوں کا ذخیرہ فراہم کر لیا جائے گا۔

نگران حکومت کیلئے مصر کی شرائط

قاہرہ ۱۱ اپریل:۔ آج رات قاہرہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ٹرسٹی شپ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اطلاع ملی ہے کہ مصر کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جائے گی۔ کہ حسب ذیل تین شرطوں پر ٹرسٹی شپ کی تجویز منظور کر لی جائے۔

(۱) تقسیم کی تجویز ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جائے (۲) ۵ سال سے زائد عرصہ کے لئے قائم نہ کی جائے۔ (۳) انگریزی کے بعد فلسطین میں عربوں کی حکومت قائم کی جائے۔ کل فلسطینی کمیشن نے سفارش کی تھی کہ برطانیہ کو انتظامی امور کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے تاکہ انتداب کے اختتام کے بعد فلسطین کا نظم و نسق بگڑ نہ جائے اس اثناء میں بیت المقدس کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کل سے فلسطین بھر کی دیہاتی سڑکوں پر صبح سے شام تک کرفیو لگا دیا جائے گا۔

لیک سکسیس کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کل مسٹر وارن آسٹن نے ٹرسٹی شپ کے بارے میں امریکن تجویز کی کچھ وضاحت کی۔ شام کو لیبیا کے نمائندوں نے اپنی اپنی تقریروں میں کہا کہ اگر برطانیہ انتداب کی میعاد میں توسیع کر دے۔ تو فلسطین کے حالات سدھر سکتے ہیں بڑی مدد ملے گی۔ شام کے نمائندے نے کہا کہ اگر برطانیہ انتداب کے بعد بھی فلسطین میں رہے۔ تو شام کو اعتراض نہیں ہوگا

ریاست میں فوجی مداخلت کی ضرورت

بمبئی ۱۱ اپریل:۔ سوشلسٹ پارٹی نے حال ہی میں حیدرآباد کے لئے ایک کمیٹی نامزد کی تھی۔ جس کی صدر مسز ارونا آصف علی ہیں۔ کل مسز آصف علی نے بمبئی میں اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں بتایا۔ کہ اس وقت ریاست حیدرآباد کی حالت اس قدر نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔ کہ حکومت ہندوستان کی فوجی مداخلت ضروری ہو گئی ہے۔ مسز آصف علی نے کہا کہ حکومت حیدرآباد اپنی پالیسی تبدیل کرے یا ہندوستان کوئی قدم اٹھائے ورنہ سوشلسٹ پارٹی مجبور ہو جائے گی کہ وہ ریاست کے عوام کو مسلح کرے تاکہ وہ ریاست کی فوج اور نظام کی پرائیویٹ فوج کا مقابلہ کر سکیں۔

[illegible] بغاوت فرو ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی لڑائی جاری ہے کیوبا اور [illegible] کے نمائندوں کے سوا پان امریکن کانفرنس کے سارے نمائندے بگوٹا میں ہیں۔ کانفرنس کو دعوت دی گئی تھی

ہاوڑا ڈاؤن پاکستان ایکسپریس میں آگ
گاڑی زیادہ نقصان سے بچ گئی

لاہور ۔۔۔ اپنے رپورٹر سے ۔۔۔ ۱۲ اپریل

کل ۲ ڈاؤن پاکستان ایکسپریس کے ایک ڈبے میں گکھڑ منڈی کے اسٹیشن سے باہر ۳۸۹ میل پوائنٹ کے قریب آگ لگ گئی ہے واقع کی تفصیلات یوں بیان کی گئی ہیں کہ انجن سے جھٹکتے ہوئے انگارے اڑ اڑ کر ساتھ کے ایک ڈبے میں پڑتے رہے جس میں مسافروں کے چند بستر پڑے ہوئے تھے کسی مسافر نے از راہ تفنن طبع کھڑکی سے باہر جھانک کر جو دیکھا تو آگ کے بھڑکتے شعلے نظر آئے عین اسی وقت ساتھ کے ڈبوں کے دوسرے مسافروں نے بھی لحافوں کے جلنے کی بو محسوس کی۔ زنجیر کھینچ کر گاڑی روک لی گئی اور جلتے ہوئے بستروں کو لائن کے ساتھ والے گڑھوں میں پھینک دیا گیا جو بارش کے پانی سے پر تھے۔

مزید نقصان کی تفصیلات کا انتظار ہے

مسٹر محمد یامین زبیری کی باشندگان حیدرآباد سے اپیل
حیدرآباد ۱۱ اپریل: سیلف گورنمنٹ کے

ڈپٹی آنریبل مسٹر محمد یامین زبیری نے ایک پریس بیان میں حیدرآباد کے لوگوں پر زور دیا ہے۔ کہ وہ ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں اور ریاست کو ہر خطرے سے بچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے گریز نہ کریں مسٹر زبیری نے انڈین یونین پر سنگین الزامات لگائے ہیں جن میں حیدرآباد کی حدود پر چھ ریاست کے گرد فوجوں کا جمع کرنا معاہدہ ساکن کی خلاف ورزی اور اقتصادی بائیکاٹ وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ معاہدہ ساکن ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان ہم چشم فریقوں کی حیثیت سے ہوا تھا جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ۱۵ اگست ۴۷ء سے حیدرآباد آزاد و خودمختار ریاست بن گئی ہے۔ حکومت حیدرآباد کا خیال تھا کہ معاہدہ ساکن کے بعد انڈین یونین ریاست کے ساتھ تعاون کرے گی۔ اور حیدرآباد کے حق میں معین و مددگار ثابت ہو گی۔ لیکن گذشتہ ۴ ماہ سے ریاست کی سرحدوں پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ اس سے حیدرآباد کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور باشندگان حیدرآباد کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ ریاست کے خلاف جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں ان میں حکومت ہندوستان کا ہاتھ ہے

ہندوستانی فوجوں نے ریاست حیدرآباد کو گھیرے میں لے لیا
فوجیں حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں

حیدرآباد دکن معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستانی فوجوں نے ریاست حیدرآباد کو ہر چہار طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے۔ سرحد کے قریب قریب متعدد جگہ فوجیں متعین کر دی گئی ہیں جو حکم کی منتظر ہیں اور حملہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔

کولمبیا میں کولیشن گورنمنٹ کا قیام!

واشنگٹن ۱۱ اپریل۔ بگوٹا کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ کولمبیا میں ایک کولیشن گورنمنٹ قائم ہو گئی ہے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شدید فوجی اقدامات کے ذریعہ بائیں بازو کی بغاوت دور کی جائے۔ اگرچہ کولیشن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے